پندرھویں کہانی

بیتال بولا اے راجا ! ھاچل نام ایک پربت ھے ، تہاں گندھربوں کا نگر ھے ، اور وھاں کا راج راجا جیمو تکیتو کرتا تھا ۔ ایک سمے اس نے پتر کے ارتھ کلپ برکش کی بہت سی پوجا کی ۔ تب کلپ برکش خوش ھو ، بولا اے راجا ! تیری سیوا دیکھ میں سنتشٹ ھوا ، جو تو چاھے سو برمانگ ۔ راجا نے کہا کہ ایک پتر مجھے دو ، جو میرا راج اور نام رھے ۔ ان نے کہا ایسا ھی ھوگا ۔

کتنے دنوں کے بعد راجا کے بیٹا ھوا ، اسے نہایت خوشی ھوئی ، اور بڑی دھوم سے شادی کی ۔ بہت سا دان پنیہ کر ، براھمن کو بلا ، اس کا نام کرن کیا ۔ براھمنوں نے اس کا نام جیمو تباھن دھرا ۔ جب کہ وہ بارہ برس کا ھوا ، تب شو کی پوجا کرنے لگا ، اور سب شاستر پڑھ کے بڑا ھی گیانی دھیانی ، ساھسی ، سور ، بیر ، دھر ، مہاتما ، پنڈت ھوا ۔ اس سمے اس کے برابر کوئی نہ تھا ، اور جتنے اس کے راج میں لوگ تھے وے سب اپنے اپنے دھرم میں ساودھان تھے ۔ جب وہ جوان ھوا ، تو ان نے بھی کلپ برکش کی بہت سیوا کی ، تب کلپ برکش نے پرسن ھو اس سے کہا ، جس بات کی تجھے اچھا ھو سو مانگ میں تجھے دوں گا ۔

پھر جیمو تباھن بولا ، جو تم مجھ سے پرسن ھوئے ھو تو میری سب رعیت کا دردر دور کرو ، اور جتنے

لوگ میرے راج میں ھیں سب مال و دولت سے برابر ھو جاویں ۔ تب کلپ برکش نے بردیا ، سب لوگ دھن سے ایسے آسودہ ھوئے کہ کوئی کسی کا حکم نہ مانتا تھا اور کوئی کسی کا کام نہ کرتا ۔ جب اس راج کے لوگ ایسے ھو گئے تب جو بھائی بندھو اس راجا کے تھے وے آپس میں بچار کرنے لگے کہ باپ بیٹے تو دونوں دھرم کے بس ھوئے ، اور لوگ ان کا حکم نہیں مانتے ، اس سے اتم یہ ھے کہ ان دونوں کو پکڑ کے قید کیجیے ، اور راج ان کا چھین لیجیے ۔

غرض راجا تو انہوں کی طرف سے غافل رھا ، اورانہوں نے آپس میں منصوبہ باندھ فوج لے راجا کا مندر جا گھیرا ۔ جب یہ خبر راجا کو پہنچی ، تب راجا نے اپنے بیٹے سے کہا ، اب کیا کریں ؟ راج کمار بولا ، مہاراج ! آپ یہاں براجیے ، آپ کے دھرم سے ابھی جا کے انہیں مار لیتا ھوں ۔ راجا نے کہا اے پتر ! یہ شریر انتیہ[1] ھے ، اور دھن بھی استھر[2] ھے ۔ جب آدمی جنما[3] تو مرتیو[4] بھی اس کے ساتھ ھے ۔ اس سے اب راج چھوڑ دھرم کاج کیا چاھیے ۔ ایسے شریر کے کارن ، اور اس راج کے واسطے مہا پاپ کرنا

۱- فانی ۔
۲- ناپائیدار ۔
۳- پیدا ھوا ۔
۴- موت ۔

اچٹ نہیں ، کیونکہ راجا یدھشٹر[1] بھی سہا بھارت کر کے پیچھے پچھتائے تھے ۔

یہ سن اس کے بیٹے نے کہا ، اچھا ، راج اپنا گوتیوں کو دیجیے ، اور آپ چل کے تپسیا کیجیے ۔ یہ بات ٹھہرا بھائی بھتیجوں کو بلوا راج دے ، دونوں باپ بیٹے ملیاچل پروت[2] کے اوپر گئے اور وھاں جا ، کٹی بنا ، رھنے لگے ۔ جیمو تباھن اور ایک رشی کے بیٹے کی دوستی ھوئی ۔ ایک دن اس پربت کے اوپر راجا کا بیٹا اور رشی کا بیٹا سیر کے واسطے گئے ، وھاں ایک بھوانی کا مندر نظر آیا ۔ اس مندر میں ایک راج کنیا بین لیے ھوئے دیوی کے آگے گا رھی تھی ۔ اس کنیا کی اور جیمو تباھن کی چار نظریں ھوئیں ، اور دونوں کی لگن لگ گئی ۔ پر راج کنیا من مار لاج کی ماری اپنے گھر کو پدھاری اور ادھر یہ بھی اس رشی کے بیٹے کی شرم کے مارے اپنے ستھان پر آیا ۔ وہ رات ان دونوں گل عزاروں کو نہایت بے کلی سے کٹی ۔ صبح کے ھوتے ھی ادھر سے راج کنیا دیوی کے مندر کو گئی ، اور ادھر سے راج کمار نے بھی جاتے ھی دیکھا کہ راج کنیا بھی ھے ، تب اس نے اس کی سکھی سے پوچھا یہ کس کی کنیا ھے ؟ سکھی نے کہا ، یہ ملیا کیتو راجا کی پتری ھے ، ملیا وتی اس کا نام ، اور ابھی کماری ھے ۔ یہ کہہ پھر

۱- یدھشٹر : پانڈووں کا سب سے بڑا بھائی ۔ ماں کا نام کنتی اور باپ کا نام دھرم تھا جو انصاف کے دیوتا کے لقب سے مشہور ھے ۔ یدھشٹر اپنے تمام بھائیوں میں سے سب سے زیادہ رحم دل ، فیاض اور خوش خلق تھا ۔

۲- بارکر : پربت ، پہاڑ ۔

سکھی نے اس راج پتر سے پوچھا ، کہو سندر پرش ! تم کہاں سے آئے ھو ، اور تمھارا کیا نام ھے ؟

یہ بولا ، بدیا دھروں کا راجا جیمو تکیتو نام ، تس کا میں ست[1] ھوں ، اور جیمو تباھن میرا نام ۔ راج کے بھنگ ھونے سے پتا پتر ھم یہاں آن کے رھے ھیں ۔ پھر سکھی نے یہ باتیں سن کر ساری راج کنیا سے کہیں ۔ یہ سن اپنے جی میں بہت دکھ پائے گھر کو آئی ، اور رات کو چنتا کر کے سو رھی ۔ پر یہ دسا اس کی دیکھ سکھی نے وہ برتانت اس کی ماں کے آگے ظاھر کیا ۔ رانی نے سن کر راجا کے آگے بیان کیا ، اور کہا ، مہاراج ! پتری آپ کی برجوگ[2] ھوئی ھے ، اس کا بر کیوں نہیں ڈھونڈھتے ۔

یہ سن راجا نے اپنے جی میں چنتا کر اسی سمے متروا سو نام اپنے پتر کو بلا کر کہا ، بیٹا ! اپنی بہن کا بر ڈھونڈھ لاؤ ۔ تب وہ بولا ، کہ مہاراج ! گندھربوں کا راجا جیموتکیتو نام ، جس کا پتر جیموتباھن نام ، راج چھوڑ پتا پتر دونوں سنا ھے کہ یہاں آئے ھیں ۔ یہ سن ملیا کیتو راجا نے کہا ، یہ پتری جیموتباھن کو دوں گا ۔ اتنا کہہ بیٹے کو آگیا دی کہ ، پتر ! جیموتباھن راجکمار کو راجا کے پاس سے جا کر بلا لاؤ ۔ یہ راجا کا حکم پا کر اسی مکان پر گیا ، اور وھاں جا کر اس کے پتا سے کہا ، اپنے پتر کو ھمارے ساتھ کر دو ، کہ ھمارے پتا نے کنیادان دینے کو بلایا ھے ۔ یہ سن کر راجا جیموتکیتو نے اپنے

۱- بیٹا ۔

۲- بالغ ۔

بیٹے کو ساتھ کر دیا ، اور وہ یہاں آیا ، پھر ملیا کیتو راجا نے اُس کا گندھرب بِواہ کر دیا ۔

جب کہ اس کی شادی ہو چکی ، تب دلہن کو اور متراوسو کو اپنے ستھان پر لے کر آیا ، پھر ان تینوں نے راجا کو دنڈوت کی ، اور راجا نے بھی اسیس دی ۔ وہ دن تو یونہیں گزرا لیکن دوسرے دن صبح کو اُٹھتے ہی دونوں راجکمار اُس ملیاگر پربت پر پھرنے کو گئے ۔ وہاں جا کر جیموت تباہن کیا دیکھتا ہے کہ ایک سفید ڈھیر اُنچا سا ہے ۔ تب اس نے اپنے سالے سے پوچھا ، بھائی ! یہ دھولا دھولا ڈھیر کیسا نظر آتا ہے ؟ وہ بولا ، پاتال لوک سے کروڑوں ناگ کمار یہاں آتے ہیں ، تنہیں گرڑ[1] آن کے کھاتا ہے ، یہ اُنہوں کے ہاڑوں کا ڈھیر ہے ۔

یہ سن کے جیموت تباہن نے سالے سے کہا ، متر ! تم گھر جا کے بھوجھن کرو ، کیونکہ میں اس سمے نتیہ[2] پوجا کرتا ہوں ، کہ میرے پوجا کرنے کا اب وقت ہؤا ہے ۔ یہ سن کے وہ تو گیا اور جیموت تباہن آگے کو جو بڑھا ، تو رونے کی آواز آنے لگی ۔ اُسی آواز کی دھن پر چلا چلا وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڑھیا دکھ سے بیاکل ہو روتی ہے ۔ اُس کے پاس جا کے پوچھا ، اے ماتا ! تو کس کارن روتی ہے ؟ تب وہ بولی ، کہ سنکھ چوڑ نام ناگ جو میرا بیٹا ہے ، تس کی آج باری ہے ، اُسے گرڑ آ کے کھا جائے گا ، اس دکھ سے میں روتی ہوں ۔ اس نے کہا ماتا ! مت رو تیرے

۱ - وشنو کا پیغامبر پرندہ ، غالباً اس کی شکل سارس سے ملتی ہے ۔
۲ - نت ، ہمیشہ ۔

پتر کے بدلے میں اپنا پران دوں گا ۔ بڑھیا بولی ، بیٹا ! ایسا مت کیجیو ، تو ہی میرا سنکھچوڑ ہے ۔

یہ کہتی تھی کہ اتنے میں سنکھ چوڑ بھی آن پہنچا ، اور اُس نے سن کے کہا ، اے مہاراج ! مجھ سے دردری بہت سے پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں ، پرآپ سے دھرماتما دیاونت[1] سنسار میں گھڑی گھڑی پیدا نہیں ہوتے ۔ اس سے آپ میرے پلٹے[2] اپنا جی نہ دیجئے ، کیونکہ آپ کے جیتے رہنے سے لاکھوں آدمیوں کا اُپکار[3] ہوگا اور جینا مرنا دونوں برابر ہیں ۔ تب جیموت تباہن بولا ، کہ یہ ست پرشوں کا دھرم نہیں ہے ، جو منہ سے کہہ کر نہ کریں ۔ تو جہاں سے آیا ہے وہیں کو جا ۔

یہ سن کے سنکھ چوڑ تو دیوی کے درشن کو گیا ، اور آکاش سے گرڑ اُترا ۔ اتنے میں راجکمار دیکھتا کیا ہے ، کہ پاؤں تو اُس کے چار چار بانس برابر ہیں ، اور تاڑ سی لمبی چونچ ، پہاڑ کے سمان پیٹ ، پھاٹک کی مانند آنکھیں ، اور گھٹا سے پر ۔ ایکا ایکی چونچ پسار راج پتر پر دوڑا ۔ پہلے تو راج پتر نے اپنے تئیں بچایا ، پر دوسری بیر وہ چونچ میں رکھ اس کو لے اُڑا ، اور چکر مارنے لگا ۔ اتنے میں ایک بازو بند کہ اُس کے نگ پر راجا کا نام کھدا ہوا تھا وہ کھل کر لوہو بھرراج کنیا کے سن مکھ گرا ، وہ اس کو دیکھ کر مورچھا کھا گر پڑی ۔

جب ایک گھڑی کے بعد چیتی ، تو اُس نے سب برتنت

۱ - مہربان ۔
۲ - عوض ۔
۳ - بھلا ۔

اپنے ماتا پتا سے کہلا بھیجا - وے یہ بپتا سن کر آئے، گہنا ردھر[1] بھرا دیکھ روئے، اور تینوں آدمی ڈھونڈھنے کو نکلے کہ رستے میں انہیں سنکھ چوڑ بھی ملا، اور ان سے بڑھ کر اکیلا وہاں گیا، جہاں راجکما کو دیکھا تھا، اور پکار پکار کہنے لگا، اے گرڑ! چھوڑ دے، چھوڑ دے، یہ تیرا بھکش نہیں ہے، سنکھ چوڑ میرا نام ہے، میں تیرا بھکش ہوں - یہ سن کے گرڑ گبھرا کر گرا، اور اپنے جی میں سوچا کہ براہمن یا کشتری میں نے کھایا، یہ کیا کیا - پھر اس راج پتر سے کہنے لگا اے پرش! سچ کہ کس لیے اپنا جی دیتا ہے؟

راج کمار بولا، اے گرڑ! برکشن چھایا کرتے ہیں اوروں کے اوپر، اور آپ دھوپ میں بیٹھے پھولتے پھلتے ہیں پرائے واسطے - اچھے پرشوں کا اور برکشوں کا یہی دھرم ہے، جو یہ دیہ غیر کے کام نہ آوے تو اس شریر سے کیا پریوجن ہے - مثل مشہور ہے کہ جوں جوں چندن کو گھستے ہیں، تیوں تیوں دونی سگندھ[2] دیتا ہے - اور جوں جوں چھیل چھیل کاٹ کاٹ ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں، تیوں تیوں ایکھ ادھک سواد دیتی ہے - جوں جوں کنچن[3] کو جلاتے ہیں، تیوں تیوں اتی سندر ہوتا جاتا ہے - اتم لوگ جو ہیں، سو پران جانے سے بھی اپنا سبھاؤ[4] نہیں چھوڑتے، انہیں کسی نے بھلا کہا تو کیا اور برا کہا تو کیا -

---

۱ - خون -
۲ - خوشبو -
۳ - سونا -
۴ - خصلت -

دولت رہی تو کیا جو نہ رہی تو کیا - ابھی مرے تو کیا اور بعد مدت کے مرے تو کیا - جو منش نیاؤ کی راہ سے چلتے ہیں، کچھ ہو، اور راہ پر پاؤں نہیں رکھتے - کیا ہوا جو موٹے ہوئے یا دبلے؟

غرض جس کے شریر سے اپکار نہ ہو اس کا جینا نرپھل ہے، اور پرائے ارتھ جن کا جیو ہے انہوں کا جینا سپھل ہے - یوں تو کتا، کوا، بھی اپنا جی پالتا ہے - جو براہمن گئو، متر، ستری کی خاطر بلکہ بیگانے واسطے جی دیتے ہیں سو نشچے سدا بیکنٹھ[1] باس کرتے ہیں - گرڑ بولا، جگ میں سب اپنی جان کی رکشا کرتے ہیں، اور اپنا جی دے دوسرے کے جی کو بچانے والے سنسار میں برلے[2] ہی ہوتے ہیں - یہ کہہ گرڑ بولا، برمانگ، میں تیرے ساہس پر سنتشٹ ہوا - یہ سن کے جیموتباہن نے کہا، ہے دیو! جو تم میرے اوپر پرسن ہوئے ہو تو اب ناگوں کو نہ کھاؤ، اور جو کھائے ہیں انہیں جلا دو -

یہ سن گرڑ نے پاتال سے امرت لا کر سانپوں کے ہاڑوں پر چھڑکا کہ پھر وے جی اٹھے، اور اس سے کہا اے جیموتباہن! میرے پرساد سے تیرا گیا ہوا راج پھر تجھے ملے گا - یہ بر دے گرڑ اپنے ستھان پر گیا، اور سنکھچوڑ بھی اپنے دھام کو، اور جیموتباہن بھی وہاں سے چلا، کہ راہ میں اس کا سسر اور ساس اور ستری ملی، پھر ان سمیت اپنے باپ کے پاس آیا -

جب یہ احوال سنا تو اس کے چچا اور چچیرے بھائی، بلکہ

---

۱ - بہشت -
۲ - کم یاب -

سارے کٹمب کے لوگ ملنے کو آئے، اور پاؤں پڑ ، انھیں لے جا ، راج پر بٹھایا۔ اتنی کتھا کہہ بیتال نے پوچھا ، اے راجا ! ان میں سے ست کس کا ادھک ہؤا ؟ راجا بیربکرماجیت بولا ، سنکھچوڑ کا۔ بیتال نے کہا ، کس طرح؟ راجا نے کہا ، گیا ہوا سنکھچوڑ پھر جیو دینے کو آیا ، اور گرڑ کے کھانے سے اسے بچایا۔ بیتال بولا ، کہ جس نے پرائے لیے اپنی جان دی ، اُس کا ست کیوں نہ ادھک ہؤا ؟ راجا نے کہا جیموتباھن ذات کا کشتری ہے ، اُسے جی دینے کا ابھیاس[1] ہو رہا ہے ، اس سے اُسے جان دینی کچھ کٹھن نہ معلوم دی۔ یہ سن بیتال پھر اُسی پیڑ میں جا لٹکا ، اور راجا وہاں جا ، اُسے باندھ کاندھے پر رکھ ، لے چلا۔

۱ - مشق -

سولھویں کہانی[1]

بیتال بولا اے راجا بیربکرماجیت ! چندر شیکھر نام ایک نگر ہے ، کہ وہاں کا رہنے والا رتن دت سیٹھ تھا۔ اُس کے ایک بیٹی تھی ، اُنمادنی تھا اس کا نام۔ جب وہ جوبن وتی ہوئی ، تب اُس کے باپ نے وہاں کے راجا سے جا کر کہا ، مہاراج ! میرے گھر میں ایک کنیا ہے ، جو آپ کو اُس کی چاہ ہو تو لیجیے ، نہیں میں اور کسی کو دوں۔ یہ سن راجا نے دو تین پراچین داسوں کو بلا کر کہا ، اس سیٹھ کی پتری کے لکشن جا کے دیکھ آؤ۔ وے راجا کی آگیا سے سیٹھ کے گھر آئے ، اور اُس لڑکی کا روپ دیکھ سبھی موہت ہوئے۔

حسن ایسا گویا اندھیرے گھر کا اُجالا ، آنکھیں مرگ کی سی ، چوٹی ناگن سی ، بھویں کمان سی ، ناک کیر کی سی ، بتیسی موتی کی سی لڑی ، ہونٹھ کندوری کی مانند ، گلا کپوت کا سا ، کمر چیتے کی سی ، ہاتھ پاؤں کومل کمل سے ، چندر مکھی ، چمپا برنی ، ھنس گونی ، کوکل بینی جس کے روپ کو دیکھ اندر کی اپسرا بھی لجائے۔ اس پرکار کی

۱ - بارکر : چندر شیکھر کے رہنے والے سیٹھ رتن دت ، اس کی لڑکی انمادنی کی کہانی جس کا بیاہ راجا کے سپہ سالار بلبھدر سے ہوا اور جس کی محبت میں چندر شیکھر کے راجا نے جان دے دی۔
Buittenen : The King and the Spiteful Seductress.